بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | منگل ۲۱ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ ہجری ؛ ۲۴ شہادت ۱۳۶۳ ہش ؛ ۲۴ اپریل ۱۹۸۴ء | نمبر ۹۵

اخبارِ احمدیہ

۲۴ شہادت / اپریل - حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"قلبی اور ضعف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ بے چینی بہت ہے۔"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام مذہبی معابد کی آزادی کی ضمانت دیتا ہے

اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر پر اسلامی اصولوں کی برتری

ناروے میں نائب نیشنل امیر مکرم نور احمد بولستاد کی تقریر:

مکرم مقصود احمد صاحب سیکرٹری صد سالہ جوبلی ناروے سے اطلاع دیتے ہیں کہ دعوت الی اللہ کے پروگرام کے تحت جماعت احمدیہ ناروے کا تیسرا سرمائی اجلاس ۲۰ فروری کو مسجد نور میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت ناروے کے مقامی باشندے مکرم نور احمد صاحب بولستاد نائب نیشنل امیر نے کی۔

اجلاس کا اعلان اوسلو میں چھپنے والے کثیر التعداد روزنامے "AFTENPOS-TEN" میں ایک اشتہار کے ذریعہ کروایا گیا۔ اس اجلاس کا موضوع تھا۔

"اسلام اور حقوق انسانی"

اجلاس میں مکرم نائب نیشنل امیر صاحب نے یو۔این۔او کے حقوق انسانی کے چارٹر کی ہر شق کو نمبروار بیان کر کے اسلامی نقطۂ نظر سے اس کی وضاحت کی۔

محترم نائب نیشنل امیر مکرم نور احمد بولستاد صاحب ناروجین نژاد ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلامی تعلیم پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ قرآن مجید ہے اور ہدایت کے بین الاقوامی راہنما حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور اسلام ہی وہ مذہب ہے۔ جو بین الاقوامی قوانین کا بانی مذہب ہے۔ اس لحاظ سے اسلام عالمگیر کشش کا حامل مذہب ہے یہی وہ مذہب ہے جو تنگ نظری کا قائل نہیں۔ معقول نظریات و خیالات کی یہ حوصلہ افزائی کرتا ہے اس کے بعد آپ نے یو۔این۔او کے حقوق انسانی کے چارٹر کا اسلام کے حقوق انسانی کے چارٹر سے تفصیلی موازنہ کیا۔ آپ نے یو۔این۔او کے چارٹر کی ایک ایک شق کے بالمقابل قرآن و حدیث کی روشنی میں اسلامی تعلیم کی برتری ثابت کی۔ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ جہاں اسلام آزادیٔ ضمیر اور مساوات کی تعلیم دیتا ہے۔ وہاں ہر قوم اور نسل کی تکریم کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ انسانی زندگی کے تحفظ کا اسلام ہی علمبردار ہے اور نسیماندہ قوموں، نسلوں اور افراد کی ترقی کی ہمیں تعلیم دیتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے خلافتِ راشدہ کے دور کی متعدد مثالیں دیں۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتلایا کہ اسلام اذیت ناک سزاؤں سے اجتناب کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ انسانوں کے استحصال کو (باقی صفحہ ۵ پر)

مکرم ڈاکٹر فرید احمد صاحب کی لندن سے گیمبیا کو روانگی:

مکرم ڈاکٹر فرید احمد صاحب ماڈاکٹر لئیق احمد صاحب انصاری کے صاحبزادے اور مکرم قاضی عبدالسلام صاحب کے نواسے ہیں۔ آپ کینیا (مشرقی افریقہ) میں پیدا ہوئے۔ اب آپ کی مستقل رہائش یوکے میں ہے۔ آپ ایک کامیاب ڈینٹل سرجن ہیں۔ آپ نے بطور میڈیکل مشنری زندگی وقف کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے آپ کو گیمبیا احمدیہ ہسپتال میں ڈینٹل سرجن مقرر فرمایا ہے آپ کے اعزاز میں لندن میں ایک الوداعی تقریب منعقد ہوئی

تلاوت قرآن پاک سے تقریب کا آغاز ہوا۔ چوہدری ہدایت اللہ بنگوی جنرل سیکرٹری یوکے نے وقف زندگی پر محترم ڈاکٹر صاحب کو ہدیۂ تبریک پیش کیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کا تعارف کراتے ہوئے جنرل سیکرٹری نے بتلایا کہ کس طرح ڈاکٹر صاحب بچپن سے جماعتی کاموں میں مستعد اور سرگرم رہے۔ آپ کو دینی معلومات میں اول آنے پر جب ایک (باقی صفحہ ۵ پر)

کینیڈا میں احمدی مبلغ کے خطاب کی فلم سکولوں میں دکھائی جائیگی

کیلگری کے بورڈ آف ایجوکیشن کے زیرِ انتظام طلباء سے خطاب:

مکرم علی حیدر صاحب اہل مبلغ سلسلہ کیلگری (کینیڈا) اطلاع دیتے ہیں کہ کیلگری کے ایک سکول کے ۱۲۵ طلباء و طالبات کو پانچ لیکچر اسلام کی بنیادی تعلیم پر دیئے گئے سب طلباء آٹھویں کلاس کے طالب علم تھے۔

چند دن بعد سکول کے پرنسپل صاحب نے فون کیا کہ ان کی خواہش ہے کہ ہم نویں کلاس کے بچوں کو بھی اسلام پر لیکچر دیں۔ بورڈ کی دعوت پر وقت مقررہ پر ہم پہنچ گئے۔ خطاب کا موضوع تھا:-

"PREJUDICE OF DISCRIMINATION"

اس سکول کی ٹیچر جو فیملی لائف پروگرام کی انچارج ہیں ہمیں کلاس روم لے گئیں۔ جہاں بورڈ آف ایجوکیشن کا میڈیا سٹاف اپنے ٹیپ ریکارڈر اور کیمرہ سمیت موجود تھا۔ انھوں نے سارے پروگرام کی ٹیپ تیار کی اور سلائیڈز بنائیں۔ یہ پروگرام ۴۰ منٹ کا تھا۔ لیکچرز کے بعد سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔ بچوں نے اسلام کے متعلق آسان زبان میں کتب کا مطالبہ کیا۔ جو بعد میں انھیں مہیا کر دی گئیں۔

پروگرام کے بعد چائے کے دوران سلائیڈز بنانے والے سٹاف نے بتایا کہ یہ فیملی لائف پروگرام کیلگری کے وسیع علاقہ میں ابتداءً نویں کلاس کے والدین کو دکھایا جائے گا۔ پھر ان کی رضامندی سے تمام سکولوں میں بچوں کو دکھایا جائے گا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کے جلد مفید نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

(وکالت تبشیر)

● مکرم محمد اکرم خان صاحب کارکن زنجارت بہشتی مقبرہ کو کچھ عرصہ سے سر کے بائیں طرف کے حصہ، چہرہ اور گردن دبا رہا ہے۔ اور اسی طرف سے سینہ اور اس کے پچھلے حصہ میں سُن ہونے کی تکلیف ہے۔ علاج کے لئے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو جلد صحت کاملہ عطا فرما دے اور کام کرنے والی عمر دراز سے نوازے۔ آمین۔

(محمد بشیر شاد سیکرٹری مجلس کارپرداز)

● میرا بیٹا عزیزم قاضی مبارک احمد شدید بیمار ہے۔ معدہ کے قریب کسی شریان سے خون بہتا ہے۔ اب اسے علاج کے لئے میو ہسپتال لاہور داخل کرایا گیا ہے۔ احباب سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزم کو شفاء کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین!

(قاضی عزیز احمد۔ دارالنصر شرقی)

پبلشر مسعود احمد۔ پروفیسر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۱ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ
۲۴ شہادت ۱۳۶۳ ہش

صبر اور توکل علی اللہ کا عظیم الشان ثمرہ

قرآن مجید اس امر پر گواہ ہے کہ جتنے بھی مامور اس نے اس دنیا میں بھیجے انہیں اپنی قوموں کی طرف سے انتہائی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اگرچہ انہوں نے اپنی صداقت میں واضح دلائل بھی دیئے اور خدا تعالیٰ نے ان کی صداقت کو آشکار کرنے کے لئے پے در پے نشان بھی دکھائے لیکن ان کی قوموں کے انکار کی طرف مائل افراد نے نہ ان دلائل کا کوئی اثر قبول کیا اور نہ ہی خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والے نشانوں کو وہ خاطر میں لائے بلکہ انہوں نے مامورین الٰہی اور ان کی دعوت قبول کرنے والوں کے خلاف ظلم کا بازار گرم کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ان انسانیت سوز مظالم پر مامورین الٰہی اور ان کے متبعین کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بار بار یہی ہدایت ملتی رہی کہ وہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور اولوالعزمی کا ثبوت دیتے ہوئے مسلسل صبر کرتے چلے جائیں۔ پھر خدا تعالیٰ نے ان پر یہ بھی واضح فرمایا کہ صبر میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ ظلم کرنے والوں کے خلاف بددعا بھی نہ کریں۔ اور ظلم کی گرم بازاری سے تنگ آکر اس تمنا کا بھی اظہار نہ کریں کہ خدا تعالیٰ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ (الشوریٰ آیت ۴۱) کی رو سے ظالموں کو جلد اپنی گرفت میں لے بلکہ انہیں چاہیئے کہ وہ ظالموں کی ہدایت یابی کے لئے مسلسل دعائیں کرتے چلے جائیں۔ یہ خدا کا اپنا کام ہے کہ وہ انہیں ہدایت دے یا ان کے ظلم کا بدلہ انہیں اسی دنیا میں دے کر کیفر کردار تک پہنچائے۔ چنانچہ جب آنحضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قریش مکہ کی طرف سے انتہائی شدید مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑا اور ان مظالم میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بار بار یہی ہدایت ملتی چلی گئی کہ وہ سب ان مظالم پر صبر کرتے اور اولوالعزمی کا ثبوت دیتے چلے جائیں حتیٰ کہ ظلم کرنے والوں کا برا بھی نہ چاہیں مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(الاحقاف آیت ۳۶)

ترجمہ:۔ پس (اے نبی) تو بھی (اسی طرح) صبر کر جس طرح پختہ ارادے والے رسول (تجھ سے پہلے) صبر کر چکے ہیں۔ اور ان کے لئے یہ دعا نہ کر کہ ان کے لئے جلدی عذاب آجائے۔ جس دن وہ اپنے موعودہ عذاب کو دیکھیں گے ان کی حالت ایسی ہوگی کہ گویا وہ اس دنیا میں بہت تھوڑا سا وقت رہے ہیں۔ یہ بات (ان منکرین کے لئے) محض ایک نصیحت کے طور پر کہی گئی ہے۔ اور فاسق قوم کے سوا کسی کو ہلاک نہیں کیا جاسکتا۔

ایسے اذیت ناک مظالم پر صبر کرنا اور صبر کے دامن کو کسی حال میں بھی ہاتھ سے نہ چھوڑنا آسان نہیں ہوتا۔ صبر کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھانا خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے سوا کسی کے لئے ممکن نہیں ہوتا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کو صبر کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی اور اس ضمن میں انہیں وہی دعائیں سکھائیں جو سابقہ مامورین الٰہی کے متبعین کو ایسے روح فرسا حالات میں سکھائی گئی تھیں اور وہ دعائیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے یہ ہیں:

(۱) رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝

(الاعراف آیت ۱۲۷)

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہم پر صبر نازل کر اور ہم کو مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے

(۲) رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۵۱)

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہم پر قوت برداشت نازل کر اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور منکروں کے خلاف ہماری مدد کر۔

اللہ تعالیٰ اپنے مظلوم حق پرستوں کی یہ دعائیں قبول فرماتا ہے وہ انہیں عدیم النظیر صبر کی توفیق بھی عطا فرماتا ہے اور پھر اپنی قدیم سنت کے بموجب انہیں اپنی تائید و نصرت سے بھی نوازتا ہے۔ وہ انہیں اپنی حفاظت میں لیکر اور ابتلاؤں میں سرخرو رہنے کی توفیق عطا فرما کر انہیں بالآخر غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب کر دکھاتا ہے۔ یہ ثمرہ ہوتا ہے اس حقیقی توکل کا جو وہ اپنے قادر و عزیز خدا پر کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ثابت کر دکھاتا ہے کہ وہ قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر ہے، اسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ جو کمزور و ضعیف اور مظلوم حق پرست اس کی رضا کی خاطر صبر سے اذیتیں سہتے اور ظلم برداشت کرتے ہیں اور اس پر توکل کرتے ہوئے فیصلہ اس پر چھوڑ دیتے ہیں وہ ان کی دستگیری کرتا اور ان کی پناہ بن جاتا ہے اور ان کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے۔ اسی لئے ایسے قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا کا دامن پکڑنے اور اسے اپنی پناہ بنانے کی تلقین کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے، ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا ..... اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا..... خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے..... تم راستباز اس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے۔ اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گا اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائیگی .... اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی .... رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے۔ اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ۔ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑ لے۔ کیا ہی دشوار گزار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے پر ان کے لئے آسان کی جاتی ہیں جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں وہ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہمیں آگ منظور ہے ہم اس میں اپنے محبوب کیلئے جلیں گے۔ پھر وہ آگ میں اپنے تئیں ڈال دیتے ہیں پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بہشت ہے۔" (کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"60 سال پہلے"

(تیسری اور آخری قسط)

"الفضل" ۱۸ مارچ ۱۹۲۴ء کی

ایک حیرت انگیز تحریر

ایک شخص جو ہندوستان کی انگریزی حکومت کا سفیر بن کر دنیا کی سیاحت کرتا رہا۔ جہاں بھی گیا وہاں لوگوں نے اس سے احمدیت کے بارہ میں دریافت کیا

ایک روسی کرنل کی گفتگو حضرت مرزا صاحب کے متعلق:

اس کونسل کے پاس ایک روسی کرنل بیٹھے تھے جو مسلمان تھے۔ اور قفقاز کے رہنے والے تھے۔ کونسل نے مجھے ایک خط لکھ دیا کہ انگریزوں کے آدمی ہیں ان کو راستے میں تکلیف نہ دی جائے۔ میں وہاں سے رخصت ہوا۔ واپسی کے وقت میں ماکو کے لمبے بازار سے ہوتا ہوا چلا۔ مجھے اس وقت پھر دوبارہ وہی کرنل آ کر ملا۔ اور بذریعہ ترجمان گفتگو کرنے لگا اور میرے ساتھ کیمپ میں آ گیا۔ بہت خلیق آدمی تھا۔ اثنا گفتگو میں میں حیران رہ گیا جب اس نے یہ دریافت کیا کہ کیا آپ لوگوں کو مرزا احمد سے بھی واقفیت ہے یا نہیں؟ اور وہ چاہتا تھا کہ اچھی طرح مفصل حالات دریافت کرے۔ اس کا خیال تھا کہ ہندوستان اور افغانستان سب ان کی جماعت میں داخل ہو چکے ہوں گے۔ میں نے کہا کہ مجھے واقفیت نہیں ہے۔ اس نے حیرانی ظاہر کی۔ اور کہا کہ جس ملک میں اسلام کا علمبردار ظاہر ہو اس ملک کا آدمی اگر اسلامی تعلیم سے واقفیت نہ رکھے تو تعجب ہے۔ میں نے کہا کہ تمہیں ان کی نسبت کہاں سے علم ہوا کہنے لگا کہ میں داغستان کا رہنے والا قفقازی ہوں۔ ہم لوگ یورپ میں تعلیم پاتے ہیں۔ اور تجارت کرتے ہیں۔ امریکہ کا ایک انگریزی زبان کا رسالہ ملا تھا۔ میرا ایک انگریز دوست تھا اس کے پاس یہ رسالہ تھا۔ اس کو میں نے روسی اور ترکی زبان میں ترجمہ کیا تھا۔ جس کو میں بوجہ جنگ کے شائع نہ کر سکا۔ علاوہ ازیں ہمارے چند تاجر بخارا سے آئے۔ اور انھوں نے مرزا احمد کی تعلیم سنائی اب ہم اپنے ملک میں تعلیم حاصل کر کے ایران کی فکر میں تھے کہ نامراد جنگ شروع ہو گئی۔ اس کے بعد ہم تبریز پہنچے اور کونسل جنرل سے ملے۔ اس کے بعد اس نے کہا۔ کہ مظفر بیگ سے بھی ملتے جاؤ۔ وہ میرا ماتحت ہے۔ اس کے پاس جب گئے تو وہ خاطر تواضع سے پیش آیا۔ اور اندر لے گیا۔

سردار کردستان کی گفتگو حضرت مرزا صاحب کے متعلق:

اندر ایک شخص بہت ہی حسین اور جوان بیٹھا تھا۔ میں اسے دیکھ کر ششدر رہ گیا ایسا خوبصورت آدمی میں نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس نے فارسی میں ہماری مزاج پرسی کی۔ ان کا نام حضرت سیلاط پاشا تھا۔ اور وہ تمام کردستان کے سردار مانے جاتے تھے۔ سیلاط نے فراشی کو کہا۔ سب باہر چلے جائیں صرف میں اور حمید گل صاحب جو میرے ہمراہ تھے۔ سیلاط اور مظفر بیگ رہ گئے۔ بات چیت شروع ہوئی۔ افغانستان کی نسبت انھوں نے دریافت کیا تھا اور جب ہندوستان کا ذکر آیا تو انھوں نے سب سے پہلے حضرت مرزا احمد کی نسبت دریافت کیا اور احمدی جماعت کی نسبت گفتگو شروع کر دی۔ وہ احمدیت سے اتنے واقف تھے کہ مجھے تو پتہ بھی نہ تھا۔ پھر انھوں نے بعض سوالات کئے۔ لیکن میں نے لاعلمی ظاہر کی۔ اور ان کا اتنا رعب مجھ پر طاری ہوا کہ میں ان سے یہ بھی نہ پوچھ سکا کہ حضرت احمد سے آپ کیوں محبت رکھتے ہیں؟ دنیا میں سیلاط عجیب و غریب انسان ہے۔ عربی زبان کا ماہر، اور بہت ہی عقلمند آدمی ہے۔ وہ ہمیشہ امیر ہی رہا۔ آٹھ برس کا تھا کہ ترکوں نے قید کیا۔ اس کے بعد اکثر قید میں رہا۔ اس کی عمر اس وقت ۲۸ سال کی تھی۔ بڑی حسرت کے ساتھ میں اس سے رخصت ہوا۔ دوسرے دن سنا۔ کہ روسیوں نے اسے پھر قید کر دیا ہے اور ماسکو لے گئے۔

مختلف سفر:

اس کے بعد بہت سے شہروں سے ہوتے ہوئے ۵ مہینے میں بوشہر آئے۔ اور خوشی تھی کہ ہندوستان پہنچیں گے۔ لیکن آتے ہی بصرے کا حکم ملا۔ قریب ایک ماہ وہاں رہے اس کے بعد ہندوستان واپس آئے۔ چند روز بعد مہمند میں جانا پڑا۔ اس کے بعد بندر عباس۔ جو ایران کا بندرگاہ ہے وہاں جانے کا حکم ملا۔ وہاں چند دن رہ کر پھر ہندوستان آ کر پھر بغداد پہنچا۔ لڑائی ختم ہو چکی تھی۔

سیلاط سے دوبارہ ملاقات:

چند دن کے بعد موصل جانے کا حکم ملا۔ وہاں سے ارومیہ جانے کا حکم ملا۔ کہ وہاں جا کر سیلاط پاشا سے ملوں۔ جو روسیوں کی اسیری سے رہا ہو کر ارومیہ پہنچ گیا تھا۔ پھر تو بہت ہی خوشی ہوئی۔ چونکہ اندرون ارومیہ ۹ منزل تھا۔ مگر بوجہ جنگ راستے ویران ہو چکے تھے۔ میں دس خچروں کا قافلہ لے کر روانہ ہوا۔ تیسری منزل پر معلوم ہوا کہ برفباری ہو چکی ہے اور راستہ بند تھا۔ لیکن مجھے سیلاط سے ملنے کا شوق تھا۔ اس لئے میں صرف اپنا ٹٹو لے کر روانہ ہو گیا۔ اور خدا خدا کر کے گیارھویں دن وہاں پہنچا۔ وہاں کے گورنر سے ملے اس نے مہمانداری کی۔ لیکن میں نے کہا کہ میں سیلاط کا مہمان ہوں۔ انھوں نے کہا۔ آج کل ان کا مقام چھ روز کے راستے پر شمال کی طرف ہے۔ میں نے کہا کہ اچھا میں آج ان کے بنگلے میں ہی رہوں گا۔ میں نے ایک آدمی کو سیلاط کے پاس بھیجا اور وہ جلدی مجھے ملنے کے واسطے آ گئے۔ اب ان کا رنگ روپ بگڑا ہوا تھا۔ اور میں پہچان نہ سکا۔ آپ نے فرمایا۔ میں سیلاط ہوں۔ پھر کیا تھا خوب ملے۔ رات بھر باتیں کرتے رہے۔ ایک ماہ میں ان کے پاس رہا۔ بارہا احمدیت کا ذکر ہوتا رہا۔ اور مجھے ملامت بھی کی کہ تم کوئی رسالہ نہیں لائے۔ میں نے کہا۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ میں نے پھر آپ سے ملنا ہے۔ ایک دن بڑے بڑے لوگ اور قاضی دین ان کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ اس دن انھوں نے ایک تقریر فرمائی۔ جو حضرت احمدؑ کی تعریف میں تھی۔

مختلف شہروں کا سفر:

اس کے بعد میں بغداد آیا۔ اور عمان کی طرف روانہ ہوا۔ جب سرحد پر پہنچا۔ وہاں سے طویلا شریف پہنچا اور سید حسام الدین کے دربار میں حاضر ہوا۔ حضرت حسام الدین بہت مہربانی سے ملے۔ دو دن ان کے پاس رہا۔ انھوں نے بھی احمدی جماعت کے عقائد وغیرہ دریافت کئے۔ لیکن میں خاموش رہا۔ کیونکہ خاموش رہنا وہاں ادب کی نشانی ہے۔ بہت دنوں بعد پھر مجھے ایران کی سرحد پر جانے کا حکم ملا۔ تاکہ حدود کو درست کیا جاوے اور ایرانی افسر معز السلطان صاحب بھی ایران کی طرف سے افسر مقرر ہوئے۔ ہم دونوں خانقین۔ بدرہ۔ بصرہ۔ محاصرہ۔ قصر شیریں۔ صندل۔ علف جا وغیرہ گئے اور اس سفر میں انھوں نے اکثر حضرت احمد کی نسبت دریافت کیا اور وہ طہران کو چلے گئے۔ میں نے کہا۔ میں احمدی تو نہیں۔ لیکن ان کو اور ان کی جماعت کو پابند شریعت جانتا ہوں۔ اور ان احمدیوں میں تکبر کا نام و نشان نہیں ہے۔ بڑے خلیق اور اچھے مسلمان لوگ ہیں۔ میری یہ باتیں سن کر معز السلطان بہت خوش ہوا۔ اس نے بتایا کہ بعض ایرانی میرے دوست تاجر ہیں۔ جو اکثر ہندوستان میں آتے جاتے ہیں۔ ان سے میں بہت شوق سے حضرت احمد کی نسبت دریافت کرتا رہتا ہوں۔ اس طرح مجھے واقفیت ہو گئی ہے۔ علف جا سے میں پھر ایک دفعہ طویلا شریف حضرت حسام الدین کی خدمت میں گیا۔ ایک دفعہ ان کے دربار میں مجھے ایک افغانی بزرگ جناب سید احمد افغانی ملے۔ وہ خوست یا کوفہ کے سادات سے تھے۔ انھوں نے بھی مجھ سے حضرت مرزا صاحبؑ

(باقی صفحہ ۵ پر)

ایکہ گوئی، گر دُعا ہا را اثر بُودے کجاست
سُوئے مَن بشتاب، بنمایم ترا چُوں آفتاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

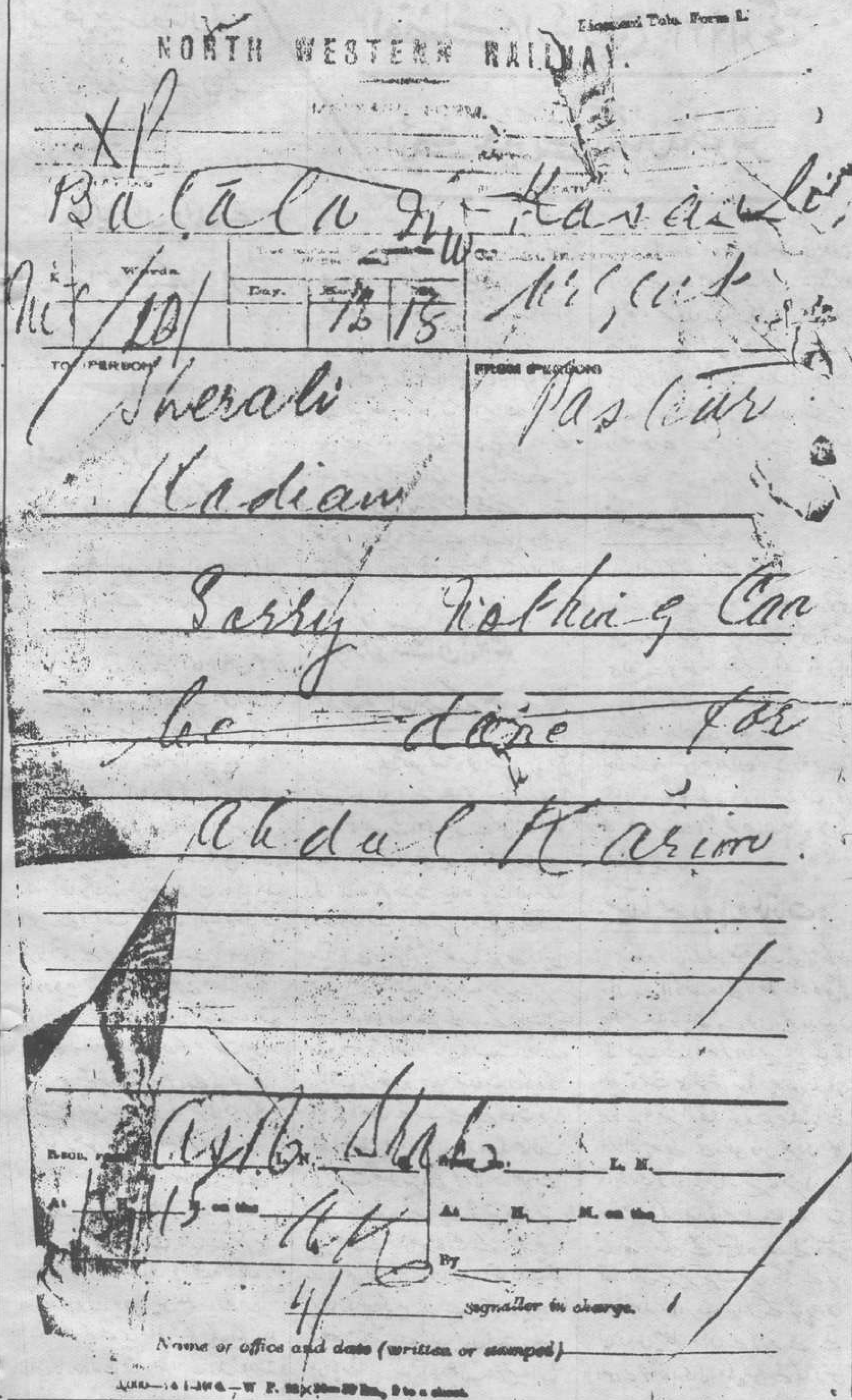

پاگل کتّے کے کاٹنے اور مرض کی علامات ظاہر ہونے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے مریض کی صحتیابی

کا نشان:

۱۹۰۶ء میں ایک لڑکا مسمی عبدالکریم ابن عبدالرحمٰن صاحب حیدرآباد دکن سے بغرض تعلیم قادیان آیا اور مدرسہ تعلیم الاسلام کی چوتھی جماعت میں داخلہ لیا۔ ۱۹۰۷ء کے شروع میں اس نوجوان کو دیوانے کتے نے کاٹ لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انبیاء کرام کی سُنت کے مطابق دعا کے ساتھ ساتھ ظاہری تدابیر بھی اختیار فرمائیں اور اس نوجوان کو کسولی کتے کے کاٹے کے امراض کے علاج کے مرکز میں بغرض علاج بھجوایا۔ علاج کا کورس مکمل کرنے کے بعد عبدالکریم صاحب بظاہر صحت مند حالت میں قادیان واپس آگیا مگر تھوڑے دن گزرنے کے بعد عبدالکریم صاحب میں آثارِ دیوانگی جو دیوانہ کتے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں ظاہر ہونا شروع ہوگئے اور وہ پانی سے ڈرنے لگ گیا اور خوفناک حالت پیدا ہوگئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تتمہ حقیقۃ الوحی میں یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"تب اس غریب الوطن عاجز کے لئے میرا دل سخت بیقرار ہوا اور دعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہوگئی۔ ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹہ کے بعد مرجائے گا۔ ناچار اس کو بورڈنگ سے نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک احتیاط کے ساتھ رکھا گیا اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج دی اور پوچھا گیا کہ اس حالت میں اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہوگئی۔ اور میرے دوستوں نے بھی اس کیلئے دعا کرنے کے لئے بہت اصرار کیا کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابل رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مرگیا تو ایک بُرے رنگ میں اسکی موت

شماتتِ اعداء کا موجب ہوگی۔ تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بے قراری میں مبتلا ہوا۔ اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی ہے اور اگر پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے اذن سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے اس سے مردہ زندہ ہو جائے غرض اس کے لئے اقبال علی اللہ کی حالت میسر آگئی اور جب وہ توجہ انتہا تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا پورا تسلط میرے دل پر کر لیا تب اس بیمار پر جو درحقیقت مردہ تھا اس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا اور یا یک دفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رُخ کیا اور اس نے کہا کہ اب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا تب اس کو پانی دیا گیا تو اس نے بغیر کسی خوف کے پی لیا بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز بھی پڑھ لی اور تمام رات سوتا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی۔ یہاں تک کہ چند روز تک بکلی صحت یاب ہو گیا میرے دل میں فی الفور ڈالا گیا کہ یہ دیوانگی کی حالت جو اس میں پیدا ہو گئی تھی یہ اس لئے نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اس کو ہلاک کرے بلکہ اس لئے تھی کہ تا خدا کا نشان ظاہر ہو اور تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ کبھی دنیا میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ ایسی حالت میں کہ جب کسی کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہو اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں پھر کوئی شخص اس حالت سے جانبر ہو سکے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی)

میاں عبدالکریم صاحب صحت یاب ہونے کے بعد ۱۹۰۸ء میں واپس اپنے وطن چلے گئے اور ایک لمبا عرصہ زندہ رہے۔ یہاں یہ امر یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اگر کسی شخص کو دیوانہ کتا کاٹ لے اور اس کے نتیجہ میں اس پر بیماری یعنی ہائیڈروفوبیا (HYDROPHOBIA) کا حملہ شروع ہو جائے تو نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں میڈیکل سائنس کے پاس اس کا کوئی علاج تھا اور نہ ہی اب تک ایسے مریض کیلئے کوئی علاج دریافت ہو سکا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان اور بے نظیر قبولیت دعا کے نشان کے ظاہری ثبوت کے طور پر کسولی سے آمدہ تار کی اصل کاپی اب تک محفوظ ہے۔ احباب کے ازدیاد ایمان کے لئے اس تار کی فوٹو کاپی پیش خدمت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایت پر حضرت مولوی شیر علی صاحب نے ایک تار کسولی کے کتے کے کاٹے کے علاج کے مرکز کو بھیجا تھا۔ اس تار کا جواب بذریعہ تار موصول ہوا تھا اس جوابی تار کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔

اس تار کے الفاظ مندرجہ ذیل تھے :-

NORTH WESTERN RAILWAY

Message Form

From Station
Kasauli

Urgent

From Person
Pasteur

XP

To Station
Batala

To Person
Sherali
Kadian

SORRY NOTHING CAN BE DONE FOR ABDUL KARIM.

(ناظر خدمت درویشاں ربوہ)

اس کے علاوہ مکرم ڈاکٹر فرید احمد صاحب کے والد نیشنل پریذیڈنٹ اور امیر صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

(وکالت تبشیر)

ڈاکٹر فرید احمد صاحب (بقیہ صفحہ اوّل)

معقول رقم ملی تو آپ نے یہ ساری رقم چندہ میں دے دی۔ جس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا۔

(بقیہ صفحہ ۳)

کی نسبت دریافت کیا۔ لیکن میں نے خاموشی ہی اختیار کی۔ یہ سید افغانی بزرگ تھے۔ رات دن اللہ کی عبادت میں لگے رہتے تھے۔

ایک معزز افسر کی احمدیت کے متعلق گفتگو:

اس کے بعد میں پنجویں آیا۔ میں مال آفیسر کے مکان میں ٹھہرا۔ اور اسے ہدایت تھی کہ عراق کے حدود کے متعلق مجھے واقفیت حاصل کرے وہ پہلے ترکی میجر تھا۔ یہ شخص دورے پر میرے ساتھ جاتا رہا۔ اور شام کو جب کھانا گھر پر کھاتا تو میرے پاس آجاتا۔ اور احمدی جماعت کی بابت دریافت کرتا تھا لیکن مجھے اپنے اگلے خوفناک سفر کی فکر تھی۔ میں اس سے ملک کی حالت دریافت کرتا رہتا۔ یہ ان دنوں کا ذکر ہے۔ جب عراق میں بغاوت ہوئی۔ اس شخص کا نام عبدالقادر بے تھا۔ پنجویں سے آگے روانگی پُرخطر تھی لیکن سفر کرنا پڑا اور خاردار علاقوں میں سے ہوتا ہوا شیوہ کل پہنچا۔ اگلا علاقہ اور بھی خطرناک تھا۔ توکلاً بخدا آگے روانہ ہوا اور ایک شہر سردشت کو دیکھنے گیا۔ وہاں کسٹم آفیسر کے ٹھہرا۔ اس کے مکان پر ایک شخص ہمایوں مرزا جو اپنے ملک سے بدر کیا گیا تھا۔ ملا۔ یہ شاہسونہ قوم کا آدمی تھا۔ اس نے مجھے کئی بار حضرت احمد کی نسبت سوال کئے۔ لیکن میرے پاس اتنا وقت نہیں تھا۔ اس لئے میں واپس آگیا اور پژدر پہنچا۔ وہاں کا سردار ابابکر مجھے بہت اچھی طرح لے گیا اور بڑی خاطر تواضع کی۔ وہاں سے میں ورتہ پہنچا۔ اور وہاں کے سردار کے پاس ٹھہرا۔ میں چند دن کے واسطے شکار کو گیا۔ اور جب واپس آیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرا ڈیرہ۔ میوہ جات سے بھرا ہوا ہے۔ اور بہت سے سوار باہر کھڑے ہیں۔ جس دن میں شکار کو گیا اسی دن وہ سردار آغا بائیز بھی کسی کام کو روانہ ہوا۔ مجھے معلوم ہوا کہ وہ واپس آگیا ہے۔

سیلاط سے پھر ملاقات:

میں نے کہا کہ تم جلدی کیوں واپس آگئے؟ اس نے کہا کہ مجھے سیلاط ملے۔ اور گفتگو میں آپ کا نام آگیا۔ تو انھوں نے ایک خط آپ کے نام دیا۔ اور فوراً ہی پولیٹیکل آفیسر سے اجازت دلوا کر مجھے واپس روانہ کر دیا۔ خط میں انھوں نے اشتیاق ملاقات کا اظہار کیا۔ اور مجھے لکھا کہ میں ان سے آکر ملوں۔ اس وقت وہ دربند ایک جگہ ہے وہاں سے ۱۳ منزل کے فاصلے پر تھے۔ خیر میں گیا۔ مزاج پرسی وغیرہ جب ختم ہوئی۔ تو چھٹتے ہی کہنے لگے۔ کہ میرے لئے کیا لائے ہو؟ میں نے کہا کہ نافہ لایا ہوں۔ تو ہنسے اور کہنے لگے کہ حضرت احمد کی کوئی کتاب بھی لائے ہو یا نہیں؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت مجھے تو خواب و خیال بھی نہ تھا کہ آپ سے ملاقات ہوگی۔ پھر کہنے لگے کہ جب ہندوستان رخصت ہو گئے تھے تو احمدی جماعت کے مرکز میں بھی گئے تھے یا نہیں؟ میں خاموش ہو گیا۔

اس کے بعد میں وہاں سے روانہ ہو کر کوک رسلیمانیہ ہوتا ہوا۔ بغداد پہنچا۔ عربوں کی بغاوت ختم ہو چکی تھی۔ اس کے بعد میری صحت خراب ہونے کی وجہ سے مجھے ہندوستان آنے کی اجازت ہوئی۔

راجپوتانہ میں احمدیت کا ذکر:

۱۹۲۲ء اور ۱۹۲۳ء میں مجھے راجپوتانہ میں کام کرنے کا حکم ملا۔ اور ایسے علاقے میں گیا۔ جہاں کوئی انگریز سروئیر ابھی تک نہیں گیا۔ اور نہ ہی امید تھی کہ کوئی جا سکے گا۔ پہلے ہم لوگ بارہیڑا اسٹیشن مارواڑ پیاتر سے وہاں سے جیسلمیر ریاست کے شہر پہنچے۔ سب بندوبست کر کے ریگستان میں داخل ہوئے۔ جگہ جگہ پانی کے چاہات پر لوگ ملتے رہے۔ جو نام کے مسلمان تھے۔ مگر اسلام سے ناواقف۔ لیکن اکثروں نے احمدی جماعت کی نسبت وہاں بھی مجھ سے دریافت کیا۔

○

معابد کی آزادی (بقیہ صفحہ اوّل)

روکنے کے لئے رشوت، جھوٹی گواہی، اقربا پروری اور انسان کی تحقیر سے روکتا ہے اور عدل و انصاف کے قیام کی تلقین کرتا ہے۔ وہ نقل و حرکت کی آزادی دیتا ہے شادی و طلاق اور ورثہ کے ذریعہ اس نے عورتوں کے حقوق قائم کئے مذہبی معابد کی آزادی کی ضمانت دی۔ پروفیسر صاحب نے یورپین اور کے حقوق انسانی کی ۲۰ شقوں کا اسلامی تعلیم سے موازنہ کرتے ہوئے اسلام کی برتری ثابت کی۔

خطاب کے بعد ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک سوال و جواب ہوئے۔ یہ پُرلطف مجلس رات کے دس بجے تک جاری رہی مجلس کے بعد ناروے کے احباب میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے بہتر اور مفید نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

(وقت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

• میری والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منشاء خان صاحب مرحوم آف گھسیٹ پورہ مورخہ ۲ اپریل ۱۹۸۴ء وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
مرحومہ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی قبر تیار ہونے پر مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش قادیان نے دعا کرائی۔
احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو۔
(چوہدری محمد یوسف ناصر واقف زندگی کوارٹر تحریک جدید۔ ربوہ)

• محترم عبدالعزیز صاحب چک نمبر ۲۷۵/R.B اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد محترم حاجی رحمت اللہ صاحب ولد امام دین صاحب قوم گوجر مہاجر آف چھمٹ ضلع لدھیانہ حال مقیم چک نمبر ۲۷۵/R.B کرتارپور ضلع فیصل آباد بقضائے الٰہی مورخہ ۱۲/۳/۸۴ بروز سوموار وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
قارئین الفضل سے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے درخواست دعا ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

• میرے پیارے بھائی محمد انور ولد محمد صدیق صاحب فیکٹری ایریا ربوہ ۵/۴/۸۴ بروز جمعرات صبح ڈیوٹی پر جاتے ہوئے بس کے حادثے میں شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
مرحوم یونائیٹڈ بنک کلری ضلع جھنگ کے مینیجر تھے اور صبح گھر سے بینک جا رہے تھے۔ لالیاں کے اڈے پر ان کی بس تیز رفتاری کی وجہ سے اڈے پر کھڑی ایک بس سے ٹکرا گئی۔ بھائی کو سر پر شدید چوٹ لگی جس سے وہ بے ہوش ہو گئے اور اس حالت میں لالیاں ہسپتال میں خالق حقیقی سے جا ملے۔
نماز جنازہ اسی روز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے نماز عشاء کے بعد پڑھائی اور قبرستان نمبر ۱ قطعہ شہداء میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل فاضل ناظم دارالقضاء نے دعا کرائی۔
مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ ایک بیٹا بعمر ۱½ سال، ایک بھائی، ایک بہن اور بوڑھے والدین چھوڑے ہیں۔ تمام احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(عمر حیات ولد محمد صدیق صاحب ۳۸/۱ فیکٹری ایریا ربوہ)

• میرے نانا محترم میاں محمد اسحاق صاحب آف بدوملہی مورخہ ۲ اپریل علی الصبح بعمر ۸۴ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
مرحوم کو ایک لمبے عرصہ سے سانس کی تکلیف تھی۔ آپ کی پیدائش ۱۹۰۰ء کی تھی اور عین جوانی میں آپ نے احمدیت قبول کی اور تادمِ آخر عہد بیعت کو خوب نبھایا آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔
آپ پانچ بھائی تھے جن میں سے چھوٹے بھائی نذیر احمد (بدوملہی) چند سال قبل حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے تھے۔ آپ کے ایک بھائی مکرم بشیر احمد صاحب بانگروی واقف زندگی ہیں اور قادیان میں مقیم ہیں۔
آپ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں آپ خلافت سے پختہ تعلق رکھنے والے نڈر احمدی تھے۔ مجھے اکثر کہا کرتے تھے کہ خلیفہ وقت سے ہمیشہ پختہ تعلق قائم رکھو اور میرے لئے بھی دعا کا خط لکھا کرو۔ مرکز میں بار بار آنے کا بہت شوق رکھتے کسی جلسہ وغیرہ پر جب ربوہ آتے تو پھر جماعت کے کسی اگلے اجتماعی پروگرام تک ربوہ میں ہی رہتے تھے۔ پابند صوم و صلوٰۃ با اخلاق اور ملنسار تھے۔
دعا ہے اللہ تعالےٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔
(مظفر احمد درانی متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

ہماری جماعت کی ترقی کا مدار وقف پر ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-
"دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری جماعت کی ترقی کا مدار وقف پر ہے لیکن ایسا وقف جو کہ کسی وقت اور کسی حالت میں پیٹھ دکھانے کو تیار نہ ہو اور ہر احمدی کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی زندگی اس کا مال اس کے اوقات سب کے سب اسلام اور احمدیت کے لئے وقف ہیں۔"
(الفضل ۲۱ ستمبر ۱۹۴۶ء)
اللہ تعالےٰ ہمیں حضور رضی اللہ عنہ کے ارشادات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین
(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان برائے امتحان ناصرات

ناصرات کی تمام مجالس کو امتحان کے پرچے بھجوائے جا چکے ہیں۔ یکم مئی یا اس کی بجائے اپنے اپنے مقامی حالات کے مطابق جب مناسب ہو امتحان لے لیا جائے۔ پرچے وقت پر کھولے جائیں اور حل کروا کے فوری طور پر مرکزی سیکرٹری ناصرات لاہور کو بھجوا دیئے جائیں۔
(سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

معاونین خصوصی
تحریک جدید بیرون پاکستان

بیرون پاکستان سے تازہ اطلاعات کے ماتحت مندرجہ ذیل احباب و خواتین نے تحریک جدید کے مال جہاد میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی میں شمولیت کی سعادت پائی ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

صف اوّل:-

۱۔ مکرمہ امۃ المجید چوہدری صاحبہ نائیجیریا		۵۰۰ نیرا
۲۔ مکرم کیپٹن سجاد احمد صاحب	"	۲۰۰ "
۳۔ " ڈاکٹر عبدالرحمٰن بھٹہ صاحب	"	۱۳۰ "
۴۔ " اے ایف ایف جنید صاحب	"	۱۲۰ "
۵۔ " رانا محمد امجد خان صاحب	آسٹریلیا	۱۶۰ ڈالر
۶۔ " ڈاکٹر منیر احمد عابد صاحب	"	۱۶۰ "
۷۔ " ملک ظہیر احمد صاحب	کینیا	۳۰۰۰ شلنگ

صف دوم:-

۱۔ شاہد رضوان احمد صاحب	جاپان	۲۰۰۰۰ ین
۲۔ قریشی فضل الرحمٰن صاحب	کینیا	۱۲۰۰ شلنگ
۳۔ نعیم قادر مبشر صاحب	نائیجیریا	۵۰ نیرا
۴۔ عبدالحی طاہر صاحب	"	۵۰ "
۵۔ عبدالباسط خان صاحب	"	۵۰ "
۶۔ ادریس احمد صاحب	نائیجیریا	۵۰ نیرا
۷۔ ظفر اقبال صاحب	"	۶۰ "
۸۔ محمود احمد ناصر صاحب	"	۵۰ "
۹۔ سید قمر سلیمان احمد صاحب	"	۵۰ "

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظمین اطفال ۵ مئی تا ۱۲ مئی ہفتہ وصولی وقف جدید دفتر اطفال منائیں
سیکرٹری وقف جدید
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتے درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصی صاحبان / موصیات کے موجودہ ایڈریس درکار ہیں۔ اگر موصی صاحبان / صاحبات خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دی جاوے۔ کیونکہ وصیت کے بارہ میں ان سے خط و کتابت کرنی ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

۱۔ محترمہ مبارکہ محمودہ خاتون صاحبہ زوجہ ابوالخیر محمود احمد صاحب وصیت نمبر ۲۰۹۲۰ ساکن قادیان۔

۲۔ قمر مقبول بی بی صاحبہ زوجہ عصمت اللہ صاحب وصیت نمبر ۲۱۱۸ ساکن گوڑہ ضلع گجرات۔

۳۔ محترمہ عزیزن بیگم صاحبہ زوجہ میاں محمد علی صاحب وصیت نمبر ۲۱۴۰ ساکن رام گڑھ ضلع جالندھر۔

۴۔ محترمہ عفور النساء بیگم صاحبہ زوجہ سید عبدالوحید صاحب وصیت نمبر ۲۳۱۸ ساکن کمرشل ہاؤس منصوری۔

۵۔ محترمہ مریم بی بی صاحبہ زوجہ صوفی احمد علی صاحب وصیت نمبر ۲۳۲۵ ساکن لدھیکے نویں ضلع لاہور۔

۶۔ محترمہ نیاز بیگم صاحبہ زوجہ احمد حسین صاحب وصیت نمبر ۲۳۳۹ ساکن قادیان۔

۷۔ محترمہ زینب صاحبہ زوجہ ڈاکٹر احمد جان صاحب وصیت نمبر ۲۴۱۹ ساکن شیخ پور ضلع گجرات

۸۔ صغریٰ فاطمہ صاحبہ زوجہ سید علی اختر شاہ صاحب وصیت نمبر ۲۴۶۲ ساکن چک نمبر ۱۱۶ ضلع سرگودھا۔

۹۔ محترمہ امۃ السلام صاحبہ زوجہ سید محمود احمد صاحب وصیت نمبر ۲۴۷۲ ساکن ہوشیار پور۔

۱۰۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ زوجہ شیخ محمد علی صاحب وصیت نمبر ۲۴۸۱ ساکن دلیل پور ضلع گورداسپور۔

۱۱۔ مکرم کریم بخش صاحب ولد محمد بخش صاحب وصیت نمبر ۲۵۴۸ ساکن رمضاوہ۔

۱۲۔ محترمہ مکرم نشاں صاحبہ زوجہ شیخ عطاء اللہ صاحب وصیت نمبر ۲۶۹۵ ساکن دھرم کوٹ بگہ۔

۱۳۔ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ زوجہ حکیم عبدالعزیز صاحب وصیت نمبر ۲۷۸۹ ساکن فیروز پور

۱۴۔ محترمہ رحمان بیوی بیوہ بابو نور الدین صاحب مرحوم وصیت نمبر ۲۸۱۶ ساکن ممباسہ افریقہ۔

۱۵۔ محترمہ ام کلثوم صاحبہ زوجہ بابو محمد اسماعیل صاحب وصیت نمبر ۲۳۰۲ ساکن جہلم۔

۱۶۔ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ بیوہ امام الدین صاحب وصیت نمبر ۳۳۲۹ ساکن ڈاڈہ سیبہ ضلع کانگڑہ۔

۱۷۔ مکرم رحمت خاں صاحب ولد چوہدری غلام قادر صاحب وصیت نمبر ۴۹۳۳ سابق سکونت کوٹ باجوہ ضلع سیالکوٹ۔

۱۸۔ محترمہ حبیبہ خانم صاحبہ زوجہ مولوی محمد اسماعیل صاحب ذبیح وصیت نمبر ۵۱۷۴ سابق سکونت قادیان۔

۱۹۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ولد چوہدری غلام احمد صاحب وصیت نمبر ۵۲۳ سابق سکونت چھور ضلع سیالکوٹ۔

۲۰۔ محترمہ فضل اقبال صاحبہ زوجہ حکیم محمد علی صاحب وصیت نمبر ۵۳۸۵ سابق سکونت سلیم پور پکا ضلع شیخوپورہ۔

۲۱۔ محترمہ اقبال خاتون صاحبہ زوجہ چوہدری فتح محمد صاحب بٹالوی وصیت نمبر ۵۲۸۱ ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور

۲۲۔ محترمہ رحیم بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب وصیت نمبر ۵۲۹۲ ساکن کاہلواں ضلع گورداسپور۔

۲۳۔ مکرم سعید احمد صاحب ولد محمد حسین صاحب وصیت نمبر ۵۱۴۹ ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔

۲۴۔ محترمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ مکرم اللہ دین صاحب وصیت نمبر ۴۵۵۸ محلہ نیکوڑی ایریا ربوہ۔

۲۵۔ مکرم محمد بخش صاحب عرف مہندی ولد مکرم عیدو صاحب وصیت نمبر ۲۰۵۲ ساکن قادیان۔

۲۶۔ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ فتح محمد صاحب وصیت نمبر ۱۶۱۷ ساکن قادیان۔

۲۷۔ محترمہ ریشم بی بی صاحبہ بیوہ میاں احمد دین صاحب ساکن راہوالی تلونڈی ضلع گوجرانوالہ موصیہ نمبر ۲۰۳۱۶۔

۲۸۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب ولد بڈھا صاحب چک نمبر ۳۰۰ ج ب بوستہ گوجرہ ضلع فیصل آباد۔ وصیت نمبر ۱۱۶۵۔

۲۹۔ مکرم ثابت احمد صاحب شاکر ولد حکیم عبدالرحمٰن صاحب آف کراچی وصیت نمبر ۱۷۷۳

۳۰۔ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ ناصر زوجہ ہدایت اللہ صاحب ناصر وصیت نمبر ۲۴۸۹۷ موہلن کے چھٹہ ضلع گوجرانوالہ۔

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے!

کوئی کام ناممکن نہیں

ہمارے پیارے آقا نے الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک لے جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ بظاہر یہ ایک ناممکن حد تک مشکل کام دکھائی دیتا ہے۔ مگر جب حضور ایدہ اللہ کی دعائیں ساتھ ہوں تو کوئی کام ناممکن نہیں رہتا۔

تمام عہدیداران جماعت اس نظریہ کے تحت کام کریں تو الفضل کی اشاعت حضور کی منشاء مبارک تک بڑھ سکتی ہے۔

احباب کرام و عہدیداران جماعت خصوصی توجہ فرمائیں!

(مینیجر الفضل)

ولادت

● میری ہمشیرہ صاحبہ مکرمہ ساجدہ منور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ۹ مارچ بروز جمعۃ المبارک کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو کہ مرحوم مکرم غلام محمود صاحب چیمہ آف تلونڈی کھجور والی کا پوتا اور مکرم سلطان احمد صاحب کھوکھر کا نواسہ ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام عارف احمد تجویز فرمایا ہے احباب جماعت سے تینوں بچوں کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خالدہ کھوکھر بنت سلطان احمد کھوکھر منڈیکے گورایہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

● محترم عبدالواسع صاحب، دوڑ ضلع نواب شاہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔

بچے کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطاء القادر تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے بچے کے نیک خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بیگم ایم اے خورشید پی۔ آر۔ سی ایچ۔ ایس کراچی)

تقریب شادی

● مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۴ء بروز جمعہ نماز جمعہ سے قبل مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب بھٹی آف امریکہ ابن مکرم ڈاکٹر میجر شاہنواز صاحب مرحوم کا نکاح مکرمہ لئیقہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب صدیقی مرحوم گلشن اقبال کراچی کے ساتھ مکرم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ کراچی نے احمدیہ ہال کراچی میں مبلغ ۵۰ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

مؤرخہ ۲۵ مارچ ۱۹۸۴ء تاج محل ہوٹل کراچی میں رات ۸ بجے رخصتانہ کی تقریب منعقد ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم عبدالرشید صاحب سیکرٹری نائب ناظم عمومی و اشاعت مجلس انصاراللہ ضلع کراچی نے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ رخصتی کی یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام کو پہنچی۔

مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۸۴ء رات ۹ بجے خاکسار کی قیام گاہ پر ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کے اختتام پر مکرم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے اجتماعی دعا فرمائی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین (رشید احمد بھٹی۔ کراچی)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے

سیکرٹریان ناصرات کارگزاری کی رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے دفتر لجنہ مرکزیہ کو بھجوائیں: سیکرٹری ناصرات مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ کیلئے ہر کتاب کی دو جلدیں بھیجنا لازمی ہیں:

● دل کی آواز

- نام کتاب ------ دل کی آواز (مجموعۂ کلام)
- شاعر و ناشر ------ میجر عبدالحمید (ریٹائرڈ)
- صفحات ------ ۳۰ ● قیمت ۵ روپے

شائد بہت سے احباب کو اس کا علم نہ ہو کہ جاپان اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کا جھنڈا گاڑنے والے سابق فوجی افسر مکرم میجر عبدالحمید صاحب جو آج کل سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں، شاعر بھی ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی تاثر کا اظہار کرتے ہوئے ان کے کلام کا مسودہ دیکھ کر یہ رائے ظاہر فرمائی:۔

"میں نے آپ کی ساری نظمیں پڑھی ہیں۔ ماشاءاللہ آپ تو چھپے رستم معلوم ہوتے ہیں۔ آپ کے کلام میں وزن بھی ہے۔ سادگی اور سچائی بھی پائی جاتی ہے۔"

زیر نظر مجموعۂ کلام "دل کی آواز" مختصر سا مجموعہ ہے اسمیں کل ۱۶ نظمیں ہیں جن کا سارا اثاثہ سادگی اور سچائی ہے ایک شعر ملاحظہ ہو:

کہاں ایٹم سے ہو سکتا ہے دل انسان کا تابع ○ دلوں کو زیر کرنے کا ہنر اہل صفا سمجھے

کتابت و طباعت اچھی ہے۔ ٹائٹل خوبصورت ہے۔

(ی۔ س۔ ش)

● دو بھائی

- نام کتاب ------ دو بھائی
- مصنف ------ مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب
- صفحات ------ ۱۴۴ ● قیمت درج نہیں
- الناشر ------ ملک سلطان رشید خان کوٹ فتح خان ضلع اٹک

سیرت نگاری کے میدان میں معروف مصنف مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب نے اس دفعہ دنیائے احمدیت کے دو نہایت ہی محترم اور رفیع الشان بزرگوں کی سیرت کو اپنے قلم کا موضوع بنایا ہے۔ تاریخ احمدیت میں ان دو عظیم المرتبت ہستیوں کے نام حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ہیں۔ یہ دونوں بھائی حضرت سیدہ اماں جان رضی اللہ عنہا کے چھوٹے بھائی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برادر نسبتی تھے۔ ہر دو بھائیوں نے اپنی زندگیاں اس پاکیزگی اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوب کر گزاری ہیں کہ بے اختیار یہ دل کرتا ہے کہ یہ مرتبہ ہر کسی کو مل جائے مگر

این سعادت بزور بازو نیست

ہر دو بزرگوں کی پاکیزہ زندگی کی باتیں اتنی پیاری، لطف انگیز اور دل کو موہ لینے والی ہیں کہ مطالعہ کے دوران بار بار قاری کی پلکیں نم ہو جاتی ہیں دل سے یہی صدائیں اٹھتی ہیں کہ خدایا! یہ انسان تھے یا آسمان سے بھیجے ہوئے فرشتے تھے جو چند روز دنیا میں گزارنے آئے۔ مگر یہ وہی بشر تھے جو مسیح موعود علیہ السلام کے فیض صحبت سے فرشتوں سے بڑھ گئے تھے۔

احمدیت کی نئی نسل کو ان بزرگوں کی باتیں بار بار پڑھانے کی ضرورت ہے کیونکہ اب حضرت مسیح موعودؑ کے صحبت یافتہ بزرگوں کی صحبت ان کتابوں سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ مولانا غلام باری سیف صاحب کا انداز نگارش بھی خوب ہے اور جب باتیں ہی ایسی پاکیزہ ہوں تو کتاب کو ایک بار شروع کرنے کے بعد چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔

کتابت و طباعت گوارا ہے۔ کاغذ درمیانہ ہے۔ کتنا اچھا ہوتا کہ یہ کتابت جس طرح باطنی خوبیوں سے مرصع ہے اسی طرح ظاہری محاسن سے بھی شایان شان طور پر آراستہ ہوتی۔

(ی۔ س۔ ش)

جماعت احمدیہ ماریشس کے طلباء کی اعلیٰ کامیابی

مکرم محمد افضل قریشی صاحب مبلغ انچارج ماریشس اطلاع دیتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ ماریشس کے طلباء بھی تعلیمی میدان میں نمایاں مقام حاصل کر رہے ہیں اور اسلام اور مسلمانوں کے لئے نیک نامی اور ارفع مقام پیدا کر رہے ہیں۔

(۱) عزیز محمد افضل درگاہی ابن صادق درگاہی کیمبرج سکول سرٹیفکیٹ کے حالیہ امتحان میں ماریشس کے 9500 طلباء میں سے اوّل آئے ہیں۔

(۲) عزیز احمد فضل دین وارث علی ابن محمود وارث علی نے قاہرہ میڈیکل کالج کا فائنل امتحان اعلیٰ پوزیشن میں پاس کیا ہے۔

(۳) عزیز عیسیٰ تیجو نے انگلینڈ سے A.C.C.A اکونٹنسی کا اعلیٰ امتحان اچھی پوزیشن میں پاس کیا ہے۔

قبل ازیں ان کے بڑے بھائی موسیٰ تیجو نے بھی اسی امتحان میں جملہ طلباء میں اوّل پوزیشن حاصل کی تھی۔ اور اب وہ ملک بھر کے آڈیٹر جنرل کے عہدہ پر فائز ہیں۔

یہ دونو بھائی حضرت حافظ جمال احمد صاحب مرحوم سابق امیر ماریشس کے نواسے ہیں۔

جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ماریشس کے احمدی طلباء کو تعلیمی میدان میں مزید اعلیٰ ترقیات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلانِ افتتاح

ہم بڑی مسرت کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ PICK AND PAY SHOPING CENTRE. پک اینڈ پے شاپنگ سنٹر کا افتتاح مورخہ ۲۲/۴ بروز اتوار کر دیا ہے۔ جس میں درج ذیل اشیاء دستیاب ہو سکیں گی۔

● لیڈیز پرس و بیگ ● دوپٹے ● آرٹیفیشل جیولری ● بچوں و بچیوں و مستورات کے سُرگار منٹس ● مختلف ڈیزائنوں میں گوٹہ کناری ● بچوں اور بچیوں کے لئے کھلونے ● ڈیکوریشن پیسز ● شوپیسز کے علاوہ اور بہت سی نئی اشیاء شامل ہیں۔

تشریف لا کر ملاحظہ فرمائیں اور ہمیں اپنی خدمت کا موقعہ دیں۔ شکریہ!

محمود احمد کھوکھر PICK AND PAY SHOPING CENTRE

۲/۳ راجہ مارکیٹ کالج روڈ بالمقابل جامعہ گیٹ۔ ربوہ

اکسیر اپھارہ

ثقل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔

قیمت فی پیکٹ: -/۳ روپے

درجن -/۳۶ گرس ۳۰۲/۴۰ روپے

علاوہ بونس

تفصیلات کے لئے: کیور ٹیو وٹرنری گائیڈ -/۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر اجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون 606/607

اکاؤنٹنٹ کی ضرورت

بیوت الحمد سوسائٹی ربوہ کو ایک اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے جو سوسائٹی کے حساب کتاب آمد و خرچ کا ریکارڈ رکھ سکے۔

ایسے احباب جو اکاؤنٹنسی جانتے ہوں اپنے صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۲۵/۴ تک نظارت امور عامہ میں تشریف لائیں۔

(صدر بیوت الحمد سوسائٹی ربوہ)

ضرورت نانبائی

ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں دو نانبائیوں کی فوری ضرورت ہے جو تنور میں روٹیاں لگانے کا اچھا تجربہ رکھتے ہوں اور مستقل کام کرنا چاہتے ہوں۔ اپنے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں ایڈمنسٹریٹر جامعہ احمدیہ کے پتہ پر بھجوا دیں۔ یا خود لے کر جامعہ کے دفتر میں آجاویں۔

(ایڈمنسٹریٹر جامعہ احمدیہ)